جو دیکھنے میں بڑے دیدہ ور نظر آئے

تیرے حضور سبھی بے ہنر نظر آئے

خلاؤں سے کہیں آگے ملا مقام بشر

فراز عرش تیری رہگزر نظر آئے

تجلیوں میں نہائی ہوئی سحر کی طرح

تیرے دیار کے دیوار و در نظر آئے

محیط ہے کئی صدیوں سے اک وہ لمحہ دید

جو مختصر سے بھی کچھ مختصر نظر آئے

تو مل گیا تو یہ خواہش بھی مٹ گئی دل سے

کہ خوب سے بھی کوئی خوب تر نظر آئے

کس آفتاب صفت حسن کا دیار ہے یہ

کہ ذرہ ذرہ جہاں خود نگر نظر آئے

دبی ہوئی ہے کوئی آگ گوشہ دل میں

ردائے شب میں فروغ سحر نظر آئے

جبین عشق ادب آموز ہے ابھی ورنہ

قدم قدم پے تیرا سنگ در نظر آئے

مرا کریم بھی کیسا کریم ہے اعظم

کہ میرا عیب بھی جس کو ہنر نظر آئے